بسم الله الرحمن الرحيم

حکومت پنجاب

بجٹ تقریر

مالی سال 2017-18

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا

وزیر خزانہ پنجاب

2 جون 2017

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سپیکر!

میرے لئے یہ امر باعث افتخار ہے کہ میں اس معزز ایوان کے سامنے موجودہ صوبائی حکومت کا پانچواں بجٹ برائے مالی سال 2017-18 پیش کر رہی ہوں۔ یہ ایوان گواہ ہے کہ خادم پنجاب محمدشہباز شریف کی قیادت میں ہماری حکومت کی بھرپور کوشش رہی کہ صوبے میں عوامی فلاح و بہبود، خوشحالی، یکساں معاشی ترقی، معاشرتی انصاف اور قانون کی بالادستی کو یقینی بنایا جائے۔ مجھے قوی امید ہے کہ وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف کی قیادت میں حکومت کے عزم اور جذبہٗ خدمت کو دیکھتے ہوئے عوام آئندہ بھی مسلم لیگ (ن) کی قیادت پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کریں گے۔تعمیر و ترقی کے جس تاریخ ساز عہد کا آغاز خادم پنجاب کی قیادت میں 2008 میں صوبہ پنجاب سے ہوا وہ انشاء اللہ ہمارے اگلے دورحکومت میں بھی جاری رہے گا۔

جناب سپیکر!

2. کون نہیں جانتا کہ وطن عزیز کو گزشتہ تقریباً دو دہائیوں سے اپنی تاریخ کے بدترین اندرونی اور بیرونی مسائل اور گھمبیر چیلنجز کا سامنا تھا۔ ان میں دہشت گردی کے عفریت، توانائی کے بحران اور اقتصادی جمود جیسے مسائل سرفہرست تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی سطح پر ملک کی گرتی ہوئی ساکھ بھی ہم سب کے لئے پریشان کن تھی۔ یہ وہ حالات تھے جن میں وزیراعظم پاکستان نے اپنے عہدے کا حلف لیا۔ 2013 کے پاکستان اور آج کے پاکستان میں جو واضح فرق نظر آتا ہے اس کا Credit بلاشبہ وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف کی مدبرانہ قیادت کو جاتا ہے۔آج پاکستانی معیشت کا حجم 300 ارب ڈالر سے بڑھ چکا ہے، رواں مالی سال میں پاکستان کی معیشت کی شرح نمو 5.28 فیصد رہی۔ اسی طرح ہماری فی کس آمدن 1531 ڈالر سے بڑھ کر 1629 ڈالر ہو چکی ہے۔ اس وقت پاکستان کی سٹاک مارکیٹ ایشیا کی دوسری اور دنیا کی پانچ بہترین سٹاک مارکیٹس میں شمار کی جاتی ہے۔ ہمارے لئے یہ امر اعزاز کا باعث ہے کہ عالمی طور پرتسلیم شدہ Morgan Stanley Composite Index نے پاکستان کا شمار دنیا کی Emerging Markets میں کیا ہے۔

جناب سپیکر!

3. CPEC کا پروگرام وزیراعظم محمد نواز شریف کی قیادت میں پاک چین دوستی کی سب سے بڑی زندہ علامت بن کر سامنے آیا ہے۔ یہ پروگرام پاکستان کی معاشی ترقی کے لئے گیم چینجر کی حیثیت رکھتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ CPEC کا ذکر کرتے ہوئے اس معاہدے کی صورت گری اور تکمیل میں وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کی مؤثر، متواتر اور نتیجہ خیز مساعی کا ذکر نہ کرنا ناانصافی ہو گا۔ CPEC کے تحت اس وقت پنجاب میں مختلف نوعیت کے متعدد منصوبوں اور پراجیکٹس پر عملدرآمد جاری ہے۔ حکومت پنجاب کی کاوشوں کے نتیجے میں CPEC کے تحت بجلی کے کئی منصوبے اپنی پیداوار کا آغاز کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر!

4. ہم سب نے وزیراعلیٰ پنجاب کی زبان سے یہ اشعار اکثر سنے ہیں کہ

جب اپنا قافلہ عزم و یقیں سے نکلے گا
جہاں سے چاہیں گے رستہ وہیں سے نکلے گا
وطن کی مٹی مجھے ایڑیاں رگڑنے دے
مجھے یقیں ہے کہ چشمہ یہیں سے نکلے گا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اس پیارے صوبے میں ان اشعار کی عملی تفسیر کے سفر کا آغاز ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر!

5. CPEC سمیت پنجاب حکومت کے تمام منصوبے اس مثالی شفافیت، میرٹ اور گڈ گورننس کے زندہ مظہر ہیں جو کسی بھی حکومت کے لئے باعث اعزاز ہو سکتے ہیں۔ ایک ایسے معاشرے میں جہاں میگا پراجیکٹس میں سالہا سال کا التوا، ان کی تکمیل میں کرپشن اور Kickbacks کی وصولیوں اور اس کے نتیجے میں لاگت میں کئی گنا اضافہ معمول کی بات سمجھتی جاتی رہی ہو، وہاں منصوبوں کی بروقت بلکہ قبل از وقت تکمیل اور طے شدہ اخراجات میں بچت یقیناً ایک حیرت انگیز کارنامے سے کم نہیں۔ میں یہاں واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ یہ بچت تخمینوں اور لاگت میں تفاوت کا نتیجہ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے جذبۂ خدمت اور صوبائی امور میں شفافیت، میرٹ اور قانون کی بالا دستی کو دیکھتے ہوئے مختلف منصوبوں کے لئے سب سے کم

بولی دینے والے یعنی Lowest Bidders نے اپنی پیش کش کو ازخود کم کر دیا۔ میں نہایت فخر کے ساتھ یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس ضمن میں رواں برس کے دوران مختلف پراجیکٹس میں حکومت پنجاب نے 220 ارب روپے کی ناقابل یقین بچت کی۔

جناب سپیکر!

6. حکومت پنجاب ایک جامع Economic Growth Strategy کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ اس جامع حکمت عملی کے ثمرات معاشی ترقی، صحت وتعلیم کی بنیادی سہولیات کی فراہمی، توانائی بحران کا خاتمہ اور دہشت گردی سے نجات کی صورت میں پنجاب کے عوام تک پہنچ رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال 2017-18 کا بجٹ بھی ہماری انہی ترجیحات کا عکاس ہے۔ میں مسرت کے ساتھ یہ اعلان کرتی ہوں کہ مالی سال 2017-18 کے بجٹ میں صحت عامہ، تعلیم، زراعت، امن عامہ و انصاف اور مقامی حکومتوں کے لئے مجموعی طور پر 1017 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں جو کہ کل بجٹ کا تقریباً 59 فیصد ہے۔ ان حکومتی ترجیحات کا مقصد پنجاب کے عوام کو ایسی sustainable development کا حصہ بنانا ہے جس کے ثمرات سے آنے والی نسلیں بھی بہرہ مند ہوں اور ہم ترقی یافتہ دنیا میں اپنا جائز مقام حاصل کر سکیں۔

جناب سپیکر!

7. سرمایہ کاری کے لئے ایک جامع انفراسٹرکچر، گڈ گورننس، شفافیت، میرٹ اور قانون کی بالادستی بنیادی ضروریات ہیں۔ الحمداللہ پنجاب آج یہ تمام شرائط پوری کر رہا ہے۔ چنانچہ ایک طرف CPEC کے ذریعے چینی سرمایہ کار پنجاب میں صنعت، توانائی اور انفراسٹرکچر کے شعبوں میں سرگرم ہو چکے ہیں تو دوسری طرف برادر ملک ترکی سمیت دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے کاروباری حضرات اور سرمایہ کار بھی پنجاب میں پہلے سے بڑھ کر سرمایہ کاری میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ یہ امر نہایت خوش آئند ہے کہ گزشتہ دنوں لاہور میں منعقدہ دوسرے انٹرنیشنل بزنس سیمینار میں شامل 20 ملکوں کے سرمایہ کاروں نے پنجاب میں سرمایہ کاری کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا اور ان کے ساتھ مجموعی طور پر 57 کے قریب معاہدے اور MOUs کئے گئے۔

جناب سپیکر!

8. یہ معزز ایوان آگاہ ہے کہ رواں مالی سال میں پنجاب میں بلدیاتی حکومتوں کا ایک جامع نظام رائج کر

دیا گیا ہے۔ مقامی قیادتیں اب مقامی سطح پر ہی عوامی مسائل حل کر رہی ہیں اور اس مقصد کے لئے وسائل کی فراہمی میں کوئی کمی نہیں آنے دی جا رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ ضلعی ایجوکیشن اتھارٹی اور ضلعی ہیلتھ اتھارٹی کے قیام سے ان دو شعبہ جات میں بھی مقامی قیادت کے ذریعے عوام کو فیصلہ سازی میں شامل کیا گیا ہے۔ میں انتہائی فخر سے اس معزز ایوان کو بتانا چاہتی ہوں کہ PFC ایوارڈ کے ذریعے جو ایک فارمولا بیسڈ شفاف اور متوازن وسائل کی تقسیم کا فارمولا ہے، صوبے کے قابل تقسیم محاصل کا 44 فیصد حصہ ان مقامی حکومتوں کے لئے مختص کر دیا گیا ہے۔ میں اس معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہوں گی کہ پنجاب کے علاوہ پاکستان کی کسی اور صوبائی حکومت کو مقامی حکومتوں کے لئے فارمولا بیسڈ فنڈز اور وسائل مختص کرنے کا اعزاز حاصل نہیں ہوا۔

جناب سپیکر!

9. پاکستان کے عوام ہی پاکستان کا اصل سرمایہ ہیں۔ ہماری تمام رونقیں اور زندگی کے تمام رنگ ہمارے عوام ہی کے دم سے ہیں۔ خادم پنجاب کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ صوبے کے ہر ممکن وسائل کا رخ عام آدمی کی طرف موڑ کر اس کی زندگی میں زیادہ سے زیادہ آسانیاں پیدا کی جا سکیں۔ شہروں میں عام آدمی کے لئے رواں دواں ایئر کنڈیشنڈ میٹرو اور سپیڈو بسیں ہوں یا دیہات میں عالمی معیار کی سڑکوں کی تعمیر، ہونہار طالب علموں کے لئے لیپ ٹاپ کی فراہمی ہو یا کم وسیلہ خاندانوں کے ہونہار بچوں کے لئے بہترین تعلیمی اداروں میں داخلے کے مواقع، صوبے کے دور افتادہ علاقوں میں موبائل ہیلتھ یونٹس کا اجراء ہو یا کسان پیکیج کے ذریعے پنجاب کے لاکھوں کاشتکاروں کے لئے ریلیف، یہ سب اقدامات اس سوچ کی عکاسی کرتے ہیں جو ہماری قیادت کے دل میں ایک عام آدمی کا درد بن کر دھڑکتی ہے۔

جناب سپیکر!

10. اب میں اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2017-18 کے میزانیہ کے اہم خدوخال پیش کرنے کی اجازت چاہوں گی۔ 2017-18 کے صوبائی بجٹ کا کل حجم 1970 ارب 70 کروڑ روپے ہے جو کہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہے۔ اسی طرح آئندہ مالی سال 2017-18 کا 635 ارب روپے حجم کا ترقیاتی پروگرام بھی پاکستان میں کسی بھی صوبے کی تاریخ کا سب سے بڑا ترقیاتی پروگرام ہے۔ یہ رواں مالیاتی سال کی نسبت 15 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

11. مالی سال2017-18 میں General Revenue Receipts کی مد میں 1502 ارب روپے کا تخمینہ ہے۔ Federal Divisible Pool سے پنجاب کو 1154 ارب 18 کروڑ روپے کی آمدن متوقع ہے۔صوبائی ریونیو کی مد میں 348 ارب 30 کروڑ روپے کا estimate کیا گیا ہے جس میں taxes کی مد میں 230 ارب 98 کروڑ روپے اور non-tax ریونیو کی مد میں 117 ارب روپے شامل ہیں۔ مالی سال 2017-18 میں جاریہ اخراجات کا کل تخمینہ 1021 ارب روپے ہے۔جس میں تنخواہوں کی مد میں 258 ارب روپے، پنشن کی مد میں 173 ارب روپے، مقامی حکومتوں کے لئے 361 ارب روپے اور سروس ڈیلوری اخراجات کے لئے 228 ارب 10 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ یہ سروس ڈیلوری اخراجات بنیادی طور پر عوام کو تعلیم، صحت، امن و امان اور دیگر ضروری خدمات بہم پہنچانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر!

12. اب میں چند اہم سیکٹرز کے لئے آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں مختص کئے گئے تخمینہ جات اور اہم اقدامات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر!

13. سوشل سیکٹر ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے۔تعلیم، صحت، واٹر سپلائی اور Sanitation ، ویمن ڈویلپمنٹ اور سوشل ویلفیئر پر مشتمل اس سیکٹر کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں مجموعی طور پر 201 ارب 63 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جو کہ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کا 32 فیصد ہے۔

جناب سپیکر!

14. میں انتہائی فخر سے یہ اعلان کرتی ہوں کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں شعبہ تعلیم میں مجموعی طور پر 345 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ یہ رواں مالی سال کے مختص کردہ فنڈز سے تقریباً 33 ارب روپے زیادہ ہے۔ سکول ایجوکیشن کے شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 53 ارب 36 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

15. جیسا کہ میں عرض کر چکی ہوں کہ مقامی حکومتوں کے نئے نظام کے تحت یکم جنوری 2017 سے صوبہ بھر میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں مجموعی طور پر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے لئے 230 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ میں یہاں یہ واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ ضلعی حکومتوں کے سابقہ نظام کے تحت رواں مالی سال میں ضلعی سطح پر تعلیم کے لئے 169 ارب روپے خرچ کئے جانے تھے۔ اس طرح آئندہ مالی سال میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کو 36.6 فیصد اضافی وسائل مہیا کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

16. وزیراعلیٰ پنجاب کے ''پڑھو پنجاب بڑھو پنجاب'' کے انقلابی پروگرام کو آئندہ مالی سال میں بھی اسی جوش، جذبے اور ولولے سے جاری رکھا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت 2015-18 تک کے اہداف میں کلاس رومز میں بلند معیار تعلیم کو یقینی بنانا، مثالی تدریسی ماحول، بہتر رہنمائی اور مؤثر احتساب کا نظام، عالمی معیار کی کتب کی مفت فراہمی، بچوں کا سکول میں 100 فیصد یقینی داخلہ اور Early Childhood Education کا پروگرام شامل ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پنجاب میں سکول جانے والی عمر کے بچوں کی کل تعداد کا 90 فیصد سے زائد سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ میں یہاں اس معزز ایوان کو ضرور بتانا چاہوں گی کہ رواں مالی سال 2016-17 میں Student Drop-out Rate میں 4 فیصد کمی حاصل ہوئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہم جلد ہی 100 فیصد انرولمنٹ کے ہدف کو حاصل کر لیں گے۔ میں یہاں انتہائی خوشی سے اس معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہتی ہوں کہ ورلڈ بنک کی حالیہ رپورٹ ''Pakistan Development Update'' نے حکومت پنجاب کے تعلیم کے شعبے میں کئے گئے اقدامات اور ان کے نتائج کو پاکستان کی تمام صوبائی حکومتوں سے بہتر قرار دیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق پنجاب کے 93 فیصد سکولوں میں تمام بنیادی سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں جبکہ سندھ میں یہ شرح 23 فیصد، خیبر پختونخوا میں 44 فیصد اور بلوچستان میں 26 فیصد ہے۔ اسی طرح پنجاب 98 فیصد Gross Enrollment Rate برائے پرائمری کے ساتھ سرفہرست ہے۔

جناب سپیکر!

17. آپ کے علم میں ہے کہ تمام سرکاری سکولوں کی سطح پر والدین اور معززین علاقہ پر مشتمل سکول کونسلز کو مزید بااختیار کیا گیا ہے۔ چنانچہ سکولوں کی روزمرہ ضروریات کے لئے نان سیلری بجٹ (NSB) پروگرام کے تحت 14 ارب روپے کی گرانقدر رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ سکول کونسلز، منظور شدہ پالیسی کے تحت، اپنے سکولوں کی ضروریات کا تعین اور ان پر ہونے والے اخراجات کرنے کا پورا حق رکھتی ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کسی قوم کے مستقبل کی راہ متعین کرنے والے بنیادی عناصر میں شامل ہے۔ ہماری حکومت نے پنجاب کے 16 پسماندہ اضلاع میں لڑکیوں کے وظائف کی مالیت میں پانچ گنا اضافہ کیا تھا آج ''زیور تعلیم پروگرام'' کے تحت ان پسماندہ ترین اضلاع میں قوم کی 4 لاکھ 62 ہزار بیٹیاں تعلیم سے مستفید ہو رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں آئندہ مالی سال کے لئے 6 ارب 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ سرکاری سکولوں میں تمام بچوں کو مفت Text Books کی فراہمی کے لئے 3 ارب 50 کروڑ روپے فراہم کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

18. آپ کو یاد ہو گا کہ رواں مالی سال میں حکومت پنجاب نے Strengthening of Schools کے ایک دو سالہ جامع اور مربوط پروگرام کا آغاز کیا تھا۔ رواں مالی سال میں اس پروگرام کے تحت صوبہ بھر میں 28 ارب روپے کی لاگت سے تمام سکولوں میں مخدوش عمارات کی بحالی، پرائمری سکولوں میں 36 ہزار نئے کلاس رومز کی تعمیر اور Missing Facilities کی فراہمی شامل ہیں۔ ''خادم پنجاب سکول پروگرام'' کے انقلاب آفرین منصوبے کے تحت 13 ارب روپے کی لاگت سے 3,421 سکولوں میں 6,519 اضافی کمرے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس عظیم الشان منصوبے کے لئے 6 ارب 50 کروڑ روپے رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 1,200 سکولوں کی مخدوش عمارات کی بحالی کے لئے 4 ارب روپے کی رقم اور Missing Facilities کی فراہمی کے لئے 2 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ ان اقدامات اور منصوبوں کے نتیجے میں پنجاب بھر کے تمام سرکاری سکولوں میں انفراسٹرکچر کی 100 فیصد ضروریات کو پورا کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

19. آپ اس امر سے اتفاق کریں گے کہ تعلیمی اداروں میں لوڈشیڈنگ کی وجہ سے بجلی کی فراہمی میں پیدا ہونے والا تعطل ہمارے طلباء کے قیمتی وقت کے ضیاع کا باعث بنتا ہے۔ چنانچہ پنجاب کے دس ہزار سکولوں کو بتدریج ''خادم پنجاب اجالا پروگرام'' کے تحت سولر سسٹم پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ یہ سکول ایسے علاقے میں واقع ہیں جہاں گرڈ کے مسائل کی وجہ سے بجلی کی فراہمی ناممکن یا ناہموار ہے۔

جناب سپیکر!

20. پنجاب حکومت کو پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کم وسیلہ خاندانوں کے بچوں کو سرکاری خرچ پر ان کے اپنے علاقوں میں پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم دلانے کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔ الحمدللہ ہماری اس روشن روایت کی تقلید دوسرے صوبوں میں بھی کی جا رہی ہے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعے اس پروگرام کے تحت 25 لاکھ سے زائد طلباء و طالبات کو تعلیم کی روشنی سے ہمکنار کیا جا چکا ہے۔ سرکاری خرچ پر زیادہ سے زیادہ طلباء و طالبات کو پرائیویٹ سکولوں میں تعلیم دلانے کے لئے آئندہ سال میں اس پروگرام کا بجٹ بڑھا کر 16 ارب روپے کیا جا رہا ہے۔ ہمارے اس اقدام سے ایسے طالب علموں کی تعداد 25 لاکھ سے بڑھ کر 28 لاکھ ہو جائے گی۔ اسی طرح PEF کے تحت جاری پبلک سکول سپورٹ پروگرام (PSSP) کے ذریعے اب تک غیر تسلی بخش کارکردگی والے 4,275 سرکاری سکول شعبہ تعلیم میں کام کرنے والے نجی شعبے کے معروف فلاحی اداروں کے حوالے کئے جا چکے ہیں۔ یہ ایک ایسا initiative ثابت ہوا ہے جس نے صوبے کے تعلیمی منظر نامہ کو بدل کے رکھ دیا ہے۔ اس اقدام سے صوبے کے ان سکولوں میں طلباء کی تعداد دوگنی ہو گئی ہے۔ اس پروگرام کی شاندار کامیابی کے پیش نظر صوبے میں Punjab Education Initiative Management Authority کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے جو نجی شعبے کے اشتراک کے ساتھ فروغ تعلیم کے اس پروگرام کو آگے بڑھانے کا فریضہ انجام دے گی۔ آئندہ مالی سال میں اس اتھارٹی کے لئے 7 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

21. مسلم لیگ (ن) کی حکومت دعوؤں پر نہیں عمل پر یقین رکھتی ہے۔ خادم پنجاب نے اپنے عوام سے

وعدہ کیا تھا کہ صوبے کا کوئی بچہ محض اس لئے اعلیٰ یا پیشہ وارانہ تعلیم سے محروم نہیں رہے گا کہ اس کے والدین کے پاس اس کی تعلیم جاری رکھنے کے لئے وسائل موجود نہیں ہیں۔ الحمداللہ آج پنجاب وہ واحد صوبہ ہے جس کی حکومت نے غریب مگر ہونہار طلباء کو ان کے پسند کے اداروں میں مزید تعلیم دلانے کا فرض اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ جناب سپیکر! یہ دعویٰ نہیں حقیقت ہے کہ آج کے دن تک صوبے کے 2 لاکھ 60 ہزار مستحق اور ہونہار طالب علم حکومتی وظائف کے ذریعے ملکی اور غیر ملکی اعلیٰ یونیورسٹیوں اور دوسرے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اس مقصد کے حصول کے لئے پنجاب حکومت کی طرف سے 17 ارب روپے مالیت کے Punjab Educational Endowment Fund (PEEF) کے ذریعے اب تک 11 ارب روپے سے زائد مالیت کے وظائف صرف اور صرف میرٹ کی بنیاد پر طالب علموں میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں اس فنڈ کے لئے 5 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جس سے اس فنڈ کا حجم بڑھ کر 22 ارب روپے ہو جائے گا اور اس سے مجموعی طور پر ساڑھے تین لاکھ طلباء و طالبات مستفید ہوں گے۔ پنجاب کے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ آج کسی ماں کو اپنے بچے کی تعلیم کی خاطر اپنا زیور نہیں بیچنا پڑتا۔ اسی طرح حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں جنوبی پنجاب میں تونسہ اور منکیرہ میں بچوں اور بچیوں کے لئے 4 علیحدہ علیحدہ دانش سکولوں کی تعمیر، دانش سکول میلسی میں کلاسز کا اجراء اور موجودہ دانش سکولوں اور سنٹرز آف Excellence کی اپ گریڈیشن کے منصوبوں کے لئے 3 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

22. آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ہائر ایجوکیشن کے شعبے کے لئے مجموعی طور پر 44 ارب 60 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے لئے 18 ارب سے زائد کے فنڈز مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اس شعبے کے چیدہ چیدہ منصوبہ جات درج ذیل ہیں:

☆ صوبہ بھر میں پچاس نئے ڈگری کالجز کی تکمیل۔

☆ ہائر ایجوکیشن کے اساتذہ کی تربیت کے لئے ''ٹیچرز اکیڈمی'' کا قیام۔

☆ رواں مالی سال میں قائم کی گئی تین نئی یونیورسٹیوں کی عمارتوں کی تعمیر۔

☆ خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی رحیم یار خان کی عمارت کی تکمیل۔

☆ شہباز شریف میرٹ سکالرشپ کے تحت ہونہار طلباء کے لئے دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کے لئے 80 کروڑ روپے کے وظائف۔

☆ لاہور اور رحیم یار خان کے بعد فیصل آباد میں بھی آئی ٹی یونیورسٹی کا قیام۔

☆ امتحانات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے ترکی، جرمنی اور برطانیہ کے تعلیمی دوروں کا اہتمام۔

☆ چین اور ترکی کے ساتھ بڑھتے ہوئے تجارتی اور سماجی تعلقات کے تناظر میں چیف منسٹر لینگوئج سکالرشپ پروگرام کے تحت بیجنگ اور ترکی میں بالترتیب چینی اور ترکی زبان سیکھنے کے لئے تقریباً 70 کروڑ روپے کی لاگت سے طلباء و طالبات کے لئے سکالرشپ پروگرام۔

جناب سپیکر!

23. وزیراعلیٰ لیپ ٹاپ سکیم کے تحت چوتھے مرحلہ میں رواں مالی سال میں 7 ارب روپے کی لاگت سے مزید ایک لاکھ پندرہ ہزار ہونہار طلباء و طالبات کو میرٹ کی بنیاد پر لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی فراہمی کا عمل جاری ہے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے تین لاکھ دس ہزار لیپ ٹاپ کمپیوٹرز ہونہار طلباء و طالبات کو فراہم کئے جا چکے ہیں۔ حکومت پنجاب کے 20 ارب لاگت کے اس منصوبے سے طلباء میں صحت مند مقابلے اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے بھرپور استفادے کا رجحان فروغ پا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

24. کسی بھی معاشرے کی تعمیر و ترقی میں استاد بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں اساتذہ کو جو ممتاز مقام حاصل ہے اس سے ہم سب بخوبی آگاہ ہیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب کا پختہ یقین ہے کہ استاد کو اس کا جائز مقام اور مرتبہ دیئے بغیر تعلیمی نظام سے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ صوبہ پنجاب کے 95 فیصد اساتذہ کرام سکولوں میں فرائض سرانجام دے رہیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے اساتذہ کرام کو اپ گریڈ کرنے کی ہدایت کی ہے، چنانچہ میں انتہائی خوشی سے یہ اعلان کرتی ہوں کہ پرائمری سکول ٹیچر (PST) کو گریڈ 9 سے اپ گریڈ کر کے گریڈ 14، ایلیمنٹری سکول ٹیچر (EST) کو گریڈ 14

سے 15 اور گریڈ 15 میں پہلے سے موجود EST اساتذہ کو گریڈ 16 میں اپ گریڈ کیا جائے گا۔ گریڈ 16 میں پہلے سے موجود EST اساتذہ کرام کو دو اضافی سالانہ Increments دیئے جائیں گے اور یہی سہولت تمام SST اساتذہ کو بھی دی جائے گی۔ اسی طرح Non Formal Basic Education کے اساتذہ کے اعزازیہ میں بھی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس اپ گریڈیشن پیکیج کی تفصیلات جلد ہی Notify کی جائیں گی۔ اس پیکیج پر آئندہ مالی سال میں یکم جنوری 2018 سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا اور تقریباً 9 ارب روپے سالانہ کی مالیت کے اس پیکیج سے مجموعی طور پر تقریباً تین لاکھ سے زائد اساتذہ کرام مستفید ہوں گے۔

جناب سپیکر!

25. صحت کے شعبے میں بہترین سہولیات کی فراہمی ہمیشہ سے حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے۔ صحت کے شعبے میں رواں مالی سال میں بہت سے نئے اقدامات اور منصوبوں کا آغاز کیا گیا۔ میں انتہائی فخر سے یہ اعلان کرتی ہوں کہ آئندہ مالی سال میں صحت عامہ کے لئے مجموعی طور پر 263 ارب 22 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ آئندہ مالی سال کے کل بجٹ کا 15.4 فیصد ہے۔

جناب سپیکر!

26. ورلڈ بنک کی پاکستان ڈویلپمنٹ اپڈیٹ کی رپورٹ کے مطابق صوبہ پنجاب مجموعی طور پر ہیلتھ Indicators میں باقی صوبوں کی نسبت آگے ہے۔ ہماری حکومت عوام کو میسر صحت کی ان سہولیات کو مزید بہتر بنانے کا عزم رکھتی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مقامی، تحصیل اور ضلعی سطح پر وسیع اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کا قیام بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ اتھارٹیز ضلعی سطح پر موجود تمام ہیلتھ facilities اور ہسپتالوں کی مینجمنٹ کی ذمہ دار ہوں گی۔ اس برس پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کا بجٹ 66 ارب روپے تھا۔ حکومت نے اس بجٹ کو تقریباً دوگنا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ آئندہ مالی سال میں پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے لئے 112 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔ ضلعی ہیلتھ اتھارٹیز کے لئے اس بجٹ میں سے 73 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

27. آپ کو یاد ہو گا کہ گزشتہ سال میں نے بجٹ تقریر میں یہ اعلان کیا تھا کہ صوبے بھر میں واقع تمام

DHQ اور THQ ہسپتالوں کی مکمل revamping کی جائے گی۔ مجھے خوشی ہے کہ ان ہسپتالوں کی modernization اور عام آدمی کو علاج معالجہ کی جدید سہولیات کی فراہمی کے لئے 20 ارب روپے کی خطیر رقم خرچ کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں ہسپتالوں میں انفراسٹرکچر کے علاوہ جدید مشینوں کی فراہمی، اضافی ڈاکٹرز اور نرسز کی تعیناتی کے ساتھ ساتھ Janitorial اور سیکورٹی جیسی سروسز کی out-sourcing بھی شامل ہیں۔ اسی طرح سی ٹی سکین مشینوں سمیت مختلف Diagonistic Services کو بھی نجی شعبے کے اشتراک سے Operate کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس طرح پنجاب میں ضلعی سطح کے ہسپتالوں میں بیس اضافی سی ٹی سکین مشینیں مہیا ہو جائیں گی۔ Anaesthetists کی کمی شعبہ صحت کا ایک دیرینہ مسئلہ رہا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پنجاب کے طول و عرض میں موجود پبلک اور پرائیوٹ سیکٹر کے Anaesthesia کے ماہرین کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔حکومت کی اس سکیم کے تحت اب تک 84 ڈاکٹر اپنی رجسٹریشن کروا چکے ہیں۔

جناب سپیکر!

28. پرائمری ہیلتھ کیئر کے شعبے میں وزیراعلیٰ ہیلتھ ریفارم روڈمیپ پروگرام کے تحت Multi-Dimensional اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے چیدہ چیدہ اقدامات درج ذیل ہیں۔

☆ ایک ارب روپے کی ابتدائی رقم سے جنوبی پنجاب کے دور دراز علاقوں میں جہاں علاج معالجہ کی عام سہولتوں کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، مزید 100 Mobile Health Units کی فراہمی۔ ان میں سے 16 موبائل ہیلتھ یونٹس آئندہ چند ہفتوں میں صوبے میں اپنی خدمات کی فراہمی کا آغاز کر دیں گے۔

☆ ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے دائرہ اختیار کی 80 ہسپتالوں سے بڑھا کر تمام DHQ, THQ اور ٹیچنگ ہسپتالوں تک توسیع۔

☆ صوبے کی پانچوں ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹیوں کی انفراسٹرکچر، مشینری اور سٹاف کے لحاظ سے عالمی معیار کے مطابق تشکیل نو اور 2 ارب روپے کی مالیت سے Punjab Agriculutre, Food and Drug Authority (PAFDA) کا قیام بھی شامل ہے۔ اس اتھارٹی کے تحت ادویات، خوراک اور زرعی ادویات کی عالمی معیار کے مطابق ٹیسٹنگ کی جائے گی۔

☆ جعلی اور غیر معیاری ادویات کے خلاف صوبے بھر میں کریک ڈاؤن جاری ہے۔ اب تک غیر معیاری ادویات بنانے والے 84 مینوفیکچررز کے خلاف ایکشن لیا جا چکا ہے۔ حکومت اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے جامع قانون سازی بھی کر چکی ہے۔

☆ صوبے بھر کے ادویہ سازی کے کارخانوں کی GMP Inspection سمیت تمام میڈیکل سٹوروں کی Digital Maping اور Drug Sale License کی تجدید کے لئے اقدامات۔

☆ جنوبی پنجاب کے 11 اضلاع میں زچہ بچہ کی صحت کی بہتری کے لئے تقریباً ایک ارب روپے کے فنڈز کی فراہمی۔

☆ پنجاب میں BHUs اور RHCs کے انتظام کو بہتر بنانے کے لئے Punjab Health Facilities Management Company کا قیام۔

☆ رواں مالی سال میں صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں اور مراکز صحت میں موجود سہولیات کو بہتر بنانے اور ان میں اضافہ کے لئے Health Councils کی تشکیل کی گئی تھی اور ان کونسلز کو رواں مالی سال میں 3 ارب روپے مہیا کئے گئے تھے۔ آئندہ مالی سال میں ہیلتھ کونسلز کے لئے مزید 2 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

☆ صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں اور مراکز صحت کو 10 ارب روپے کی معیاری ادویات مہیا کی جا رہی ہیں۔ میں یہاں یہ ضرور ذکر کرنا چاہوں گی کہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ صرف بین الاقوامی اور اعلیٰ معیار کی بہترین کمپنیوں کی ادویات خریدی گئی ہیں۔ اب پنجاب کے طول و عرض میں بسنے والا عام آدمی بھی اسی کوالٹی کی ادویات سے مستفید ہو گا جو کہ اس سے پہلے صرف امراء کی ہی دسترس میں تھیں۔ مزید برآں ادویات کی storage کا جدید نظام وضع کیا گیا ہے۔

☆ حکومت حاملہ خواتین کے لئے safe delivery کی سہولت کو یقینی بنانے کے ایک جامع منصوبے پر عمل پیرا ہے۔ لیڈی ہیلتھ ورکر پروگرام کے تحت دیہات میں بسنے والی خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے Rural Ambulance Service کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت صوبے بھر کی ضرورت مند حاملہ خواتین کی نزدیکی مراکز صحت تک فوری منتقلی اور ان بنیادی مراکز صحت میں طبی سہولتوں کی چوبیس گھنٹے فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے ان Health

Facilities سے فائدہ اٹھانے والی خواتین کی تعداد ساٹھ ہزار ماہانہ سے تجاوز کر چکی ہے۔ رواں مالی سال میں مزید 103 BHUs کو 24/7 کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں ان 24/7 BHUs اور صوبے میں موجود تمام RHCs پر الٹراساؤنڈ کی فراہمی کے لئے آئندہ مالی سال میں تقریباً ستر کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

29. آئندہ مالی سال کے بجٹ میں محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کے لئے تقریباً 120 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ آئندہ مالی سال میں محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی ترقیاتی سکیموں کے لئے 25 ارب 26 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ میں یہاں اس ڈیپارٹمنٹ کے درج ذیل چیدہ چیدہ اقدامات کا ذکر کرنا چاہوں گی:

☆ موجودہ مالی سال 2016-17 میں تمام صوبائی ہسپتالوں کے لئے ادویات کی مد میں 12 ارب روپے مہیا کئے گئے تھے۔ آئندہ مالی سال 2017-18 میں اس مد میں 16 ارب روپے تجویز کئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دوائیوں کی ترسیل کو بہتر کرنے کے لئے جدید ترین نظام وضع کیا جا رہا ہے۔

☆ مری میں علاج معالجہ کی سہولیات کی فراہمی کے لئے ساڑھے 4 ارب روپے کی لاگت کے جدید ہسپتال کے قیام کا منصوبہ بھی تشکیل دیا گیا ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس منصوبے کے لئے 71 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

☆ 4 بڑے ٹرشری ہسپتالوں کی re-vamping

☆ آئندہ مالی سال میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے لئے ادویات فراہم کرنے کی مد میں 3 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹیچنگ ہسپتالوں میں ہیپاٹائٹس کلینک کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔

☆ رواں مالی سال میں ملتان، راولپنڈی اور فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹیز کا قیام عمل میں لایا گیا۔

☆ آئندہ مالی سال میں ٹرشری ہسپتالوں میں 6 ہزار سے زائد ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی

آسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔

- ☆ ہسپتالوں میں Ventilators کی کمی کو پورا کرنے کے لئے 40 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- ☆ تمام ٹرشری ہسپتالوں کی Janitorial اور سیکورٹی سروسز کو بھی out-source کیا جا رہا ہے اور اس مقصد کے لئے 1 ارب 60 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔
- ☆ آئندہ مالی سال میں بھکر اور اٹک میں دو نئے میڈیکل کالجز قائم کئے جائیں گے۔ جبکہ بہاولنگر کے میڈیکل کالج کے منصوبے پر کام تیزی سے جاری رہے گا۔
- ☆ رواں مالی سال میں پنجاب کے بڑے ہسپتالوں میں 1,700 بیڈز کا اضافہ کیا گیا۔ آئندہ سال میں مختلف منصوبوں کے تحت ہسپتالوں میں 2,000 بیڈز کا اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔
- ☆ پنجاب کے عوام کو بلامعاوضہ ڈائیلائسز کی سہولت پہنچانے کے لئے رواں مالی سال میں 60 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ آئندہ مالی سال میں حکومت پنجاب اس مقصد کے لئے 70 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

30. حکومت پنجاب نے گزشتہ برس لاہور میں جگر اور گردے کی بیماریوں کے علاج اور ٹرانسپلانٹ کے لئے ایک عظیم الشان منصوبے یعنی Pakistan Kidney and Liver Institute and Research Center پر کام کی بنیاد رکھی تھی۔ اس منصوبے کا پہلا فیز دسمبر 2017 میں 19 ارب روپے کی لاگت سے مکمل ہونے جا رہا ہے۔ ابتدائی طور پر اس میں 110 بستروں کی گنجائش ہے جسے مارچ 2018 میں بڑھا کر 320 بستروں تک کیا جائے گا۔ میں یہاں ضرور ذکر کرنا چاہوں گی کہ PKLI کے ابتدائی یونٹ نے مریضوں کو علاج معالجے کی مفت سہولیات کی فراہمی کا پہلے ہی آغاز کر دیا ہے۔ اسی طرح ہیلتھ انشورنس کے منصوبے پر بھی تیزی سے کام جاری ہے اور اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 2 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

31. حکومت پنجاب ایک جامع پروگرام کے تحت سرکاری ہسپتالوں کے انتظام کو بہتر بنانے کے لئے نجی

شعبے کے فلاحی اداروں کے ساتھ اشتراک کر رہی ہے۔ اب تک ملتان انسٹیٹیوٹ آف کڈنی ڈیزیز اور طیب اردگان ہسپتال مظفرگڑھ سمیت سات سرکاری ہسپتال ایسے فلاحی اداروں کے حوالے کئے جا چکے ہیں۔ حکومت کا یہ initiative نتائج کے حوالے سے بہترین اقدام ثابت ہوا ہے اور ان ہسپتالوں میں عوام کو معیاری طبی سہولیات بلامعاوضہ میسر آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر!

32. پینے کا صاف پانی ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔ حکومت پنجاب پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ''پنجاب صاف پانی پروگرام'' کے میگا پراجیکٹ کا آغاز کر چکی ہے اور ابتدائی طور پر اس سے جنوبی پنجاب کے تمام اضلاع مستفید ہوں گے۔ آئندہ مالی سال میں پنجاب صاف پانی پروگرام کے لئے تقریباً 25 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ یہ منصوبہ انسانی صحت کے حوالے سے ایک انقلاب آفرین منصوبہ ثابت ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ صاف پانی کی فراہمی کے لئے 30 کروڑ روپے کی لاگت سے صوبے بھر میں دستی نلکوں کے منصوبے پر بھی کام کا آغاز کیا جائے گا۔ اسی طرح صوبہ بھر میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے مختلف منصوبوں پر کام آئندہ مالی سال میں بھی جاری رہے گا اور مجموعی طور پر ان منصوبوں کے لئے 5 ارب 70 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

33. عوام کو ملاوٹ اور مضرصحت عناصر سے پاک خوراک مہیا کرنے کے لئے پنجاب حکومت نے جو گرانقدر اقدامات اور کوششیں کی ہیں ان کا اعتراف اپنے تو کیا پرائے بھی کرنے پر مجبور ہیں۔ عوام کو صحت مند اور معیاری خوراک مہیا کرنا خادم پنجاب کا مشن ہے۔ حکومت پنجاب کو اس مشن کی تکمیل کے لئے ایسے ایسے اداروں اور فیکٹریوں کو دائرہ احتساب میں لانے کا اعزاز حاصل ہے ماضی میں جن کی حدود میں کوئی سرکاری اہلکار پر مارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ فوڈ اتھارٹی کے کام کی اہمیت کے پیش نظر اس کا دائرہ کار صوبے کے ہر شہر تک بڑھانے کے پروگرام پر عملدرآمد کا آغاز کیا جا چکا ہے۔ اتھارٹی کے اس توسیعی پروگرام کے لئے آئندہ مالی سال میں 2 ارب 70 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

34. زراعت کا شعبہ اور کسان دوستی ہماری معاشی منصوبہ بندی کا بنیادی ستون ہے۔ حکومت پنجاب آئندہ مالی سال کے بجٹ میں زراعت اور اس سے منسلک شعبہ جات کے لئے جن میں آبپاشی، لائیوسٹاک، جنگلات و ماہی پروری اور خوراک شامل ہیں مجموعی طور پر 140 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!

35. آپ کو یاد ہو گا کہ رواں مالی سال میں حکومت پنجاب نے زراعت کی بہتری اور کاشتکاروں کی خوشحالی کے لئے دو برسوں پر محیط 100 ارب روپے کی لاگت سے کسان پیکیج کا اجراء کیا تھا۔ رواں مالی سال میں اس پیکیج کے لئے پچاس ارب روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ اس پیکیج کے تحت گندم اور کپاس کا مفت بیج، یوریا، ڈی اے پی اور پوٹاش کھادوں، زرعی آلات پر سبسڈی، چھوٹے کاشتکاروں کو بلاسود قرضوں کی فراہمی، زرعی ٹیوب ویلز کے لئے بجلی کی قیمت میں کمی، زرعی ادویات اور مشینری پر ٹیکسوں میں چھوٹ اور کسانوں کے حقوق کے تحفظ اور زرعی پالیسی کی تشکیل کے لئے پنجاب ایگریکلچرل کمیشن جیسے مختلف منصوبے اور اقدامات شامل تھے۔ اگر صرف چھوٹے کاشتکاروں کے لئے بلاسود قرضہ جات کی ہی بات کی جائے تو آج کے دن تک تقریباً ایک لاکھ چھ ہزار سے زائد کسانوں کو 11 ارب 50 کروڑ روپے کے قرضے دیئے جا چکے ہیں۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اس سکیم سے فائدہ اٹھانے والے 92.5 فیصد کاشتکار وہ ہیں جو پہلی مرتبہ کسی بھی formal sector سے قرضہ حاصل کر سکے ہیں۔ اسی طرح ان قرضوں کا 31 فیصد پہلی مرتبہ بے زمین کاشتکاروں کو مہیا کیا گیا ہے۔ یہ کسان پیکیج بلاشبہ زرعی شعبے میں انقلاب کی نوید لے کر آیا اور Pakistan Bureau of Statistics کے مطابق Agriculture Crop Sector کی گروتھ میں 8 فیصد کی غیر معمولی شرح حاصل کی گئی (منفی 4.97 سے مثبت 3.03)۔ اس وجہ سے صرف ایک سال میں زراعت کا GDP 0.2 فیصد منفی گروتھ ریٹ سے 3.46 فیصد کے مثبت گروتھ ریٹ میں تبدیل ہو گیا۔ ایک سال میں جناب سپیکر! صرف ایک سال میں۔

جناب سپیکر!

36. میں انتہائی خوشی سے یہ اعلان کر رہی ہوں کہ وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف کی خصوصی

ہدایت اور وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف کی کوششوں سے رواں مالی سال میں کسان پیکیج کے تحت کھاد کی قیمتوں میں جو کمی کی گئی تھی اس کو آئندہ مالی سال میں بھی برقرار رکھا جائے گا۔ اسی طرح کاشتکار بھائیوں کے لئے بجلی سے چلنے والے زرعی ٹیوب ویلوں پر 6 ارب سے زائد کے سیلز ٹیکس کو بھی حکومت پنجاب ادا کرے گی۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں کسان پیکیج کے لئے مجموعی طور پر 15 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ اس کسان پیکیج کے علاوہ زراعت کے شعبے کے چیدہ چیدہ منصوبے درج ذیل ہیں:

☆ ورلڈ بنک کے تعاون سے جاری Punjab Irrigated Agriculture Productivity Improvement Project

☆ پختہ کھالوں کی توسیع کا پروگرام

☆ کاشتکاروں کو لیزرلینڈ لیولرز کی subsidized نرخوں پر فراہمی

☆ محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان کا قیام

☆ ماڈل زرعی فارمز کا قیام اور

☆ کپاس کے بہتر بیج کی افزائش کا پروگرام

جناب سپیکر!

37. میں اس ایوان کو خوشخبری دینا چاہتی ہوں کہ اس سال ہماری گندم کی پیداوار بائیس اعشاریہ دوملین ٹن ہوئی ہے جو کہ صوبہ پنجاب میں قیام پاکستان سے لے کر اب تک سب سے زیادہ پیداوار ہے۔ رواں مالی سال میں حکومت کی بہترین حکمت عملی کی بدولت کاشتکار بھائیوں سے گندم کی خریداری کا عمل انتہائی احسن انداز میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ کسان پیکیج کے تحت Inputs کی قیمتوں میں کمی اور گندم کی 1,300 روپے فی من کی امدادی قیمت پر سرکاری خرید نے بلاشبہ ہماری زرعی معیشت میں جان ڈال دی ہے۔ اسی طرح اہم فصلوں کی پیداوار میں طے کردہ 2.5 فیصد ٹارگٹ کے برعکس growth کی شرح 4.12 فیصد رہی۔ الحمدللہ ہم نے اس سال کپاس کی بوائی کا ٹارگٹ بھی حاصل کیا جو کہ ہماری ٹیکسٹائل کی صنعت کو ایک بار پھر سے اپنے پیروں پر کھڑا کر دے گا۔

جناب سپیکر!

38. زراعت کی ترقی آبپاشی کے جامع نظام کی مرہون منت ہے۔ پنجاب کا نہری نظام دنیا کے بہترین

نظاموں میں سے ایک ہے۔ تاہم وقت کے ساتھ ساتھ اس نظام کی بہتری اور اپ گریڈیشن ازحد ضروری ہے۔ آبپاشی کے شعبہ کی ترقی ہمیشہ ہماری حکومت کی ترجیح رہی ہے۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شعبہ آبپاشی کے لئے مجموعی طور پر 41 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

39. اب میں اس معزز ایوان کے سامنے محکمہ آبپاشی کے جاری، تکمیل شدہ اور تجویز کردہ چند اہم منصوبوں کا ذکر کرنا چاہوں گی۔ رواں مالی سال کے دوران جناح بیراج کی بحالی کے 12 ارب روپے مالیت کے منصوبے پر کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ 23 ارب روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والے نئے خانکی بیراج کے منصوبے کو بھی رواں مالی سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔ لوئر باری دوآب کینال سسٹم کی نہروں کی بحالی کے کام کو بھی آئندہ سال کے آغاز میں مکمل کر لیا جائے گا۔ سلیمانکی بیراج، تریموں بیراج اور پنجند ہیڈورکس کے منصوبوں پر آئندہ مالی سال میں کام زوروشور سے جاری رہے گا۔ آئندہ مالی سال میں محکمہ آبپاشی کے ترقیاتی پروگرام میں شامل چیدہ چیدہ منصوبے درج ذیل ہیں:

- ☆ جلال پور اریگیشن پراجیکٹ
- ☆ تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی میں کس عمر خان کینال سسٹم کی تعمیر
- ☆ میلسی سائفن کی استعداد میں اضافے کا منصوبہ
- ☆ گریٹر تھل کینال پراجیکٹ فیز II (چوبارہ برانچ کا منصوبہ)
- ☆ دیگ نالہ پر فلڈ پروٹیکشن منصوبہ

جناب سپیکر!

40. آپ کو یاد ہو گا کہ حکومت پنجاب نے 2014 میں ''خادم پنجاب رورل روڈز پروگرام'' کے عظیم الشان منصوبے پر کام کا آغاز کیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اس ایوان میں تشریف فرما دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے تمام معزز اراکین اس منصوبے کے تحت بننے والی سڑکوں کے معیار اور افادیت کی گواہی دیں گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ حکومت نے ان سڑکوں کے ذریعے زرعی معیشت میں ایک نئے انقلاب کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اب تک اس منصوبے پر 67 ارب 26 کروڑ روپے کی لاگت سے 6,698 کلومیٹر طویل شاہرات کی تعمیر و

توسیع کی گئی ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس منصوبے کے لئے 17 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جس سے مزید 1,400 کلومیٹر طویل سڑکوں کی تعمیر و توسیع کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

41. ہماری دیہی آبادی کا ایک بڑا حصہ اپنی آمدنی اور گزر بسر کے لئے لائیوسٹاک پر انحصار کرتا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں لائیوسٹاک کے شعبے کے لئے مجموعی طور پر 19 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ لائیوسٹاک کے شعبے میں کیئے گئے چند نمایاں اقدامات درج ذیل ہیں:

☆ رواں مالی سال میں صوبہ بھر کے 7 کروڑ سے زائد چھوٹے اور بڑے جانوروں کی حفاظتی ویکسینیشن کے 100 فیصد ہدف کو حاصل کیا گیا۔

☆ کم مالی وسائل کی حامل خواتین کے لئے 1 ارب 66 کروڑ روپے کی مالیت کے مویشیوں کی مفت فراہمی

☆ محکمہ لائیوسٹاک کی ناقابل استعمال 178 گاڑیوں کی موبائل ویٹرنری ڈسپنسری میں تبدیلی۔ میں سمجھتی ہوں کہ محکمہ لائیوسٹاک کا یہ اقدام دوسرے محکموں کے لئے بھی قابل تقلید ہے۔

☆ بہاولپور، ڈی جی خان، ساہیوال ، ملتان، جھنگ، راولپنڈی، لیہ، بھکر، گوجرانوالہ اور لاہور میں ریفرنس لیبارٹریز کا قیام۔

جناب سپیکر!

42. حکومت پنجاب نے توانائی کے بحران سے نمٹنے کے لئے وزیراعظم محمد نواز شریف کی سربراہی میں انقلابی اور ہنگامی اقدامات کیئے۔ گزشتہ سال میں نے بجلی کے جن منصوبوں کا ذکر کیا تھا ان میں بھکھی پاور پلانٹ، ساہیوال کول پاور پلانٹ، حویلی بہادرشاہ اور بلوکی کے مقام پر پاور پلانٹ شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ان تمام منصوبوں سے ان کی مقررہ مدتِ تکمیل سے پہلے ہی بجلی کی پیداوار کا عمل شروع ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ منصوبے بجلی کی طلب اور رسد میں توازن کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوں گے۔ پنجاب میں لگائے جانے والے بجلی کے مختلف نوعیت کے منصوبوں کی مجموعی پیداواری استعداد تقریباً چھ ہزار میگاواٹ ہے۔

جناب سپیکر!

43. اب میں مختصراً ان منصوبوں کی پیش رفت کے متعلق اس معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہوں گی۔

☆ ساہیوال کول پاور پراجیکٹ منصوبہ انتہائی برق رفتاری سے پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ یہ منصوبہ پاکستان کی تاریخ میں کوئلے سے چلنے والا توانائی کا سب سے بڑا اور CPEC کے تحت مکمل ہونے والا پاکستان کا پہلا منصوبہ ہے۔ دنیا کی تاریخ میں اس نوعیت کا منصوبہ اتنی قلیل مدت میں کہیں پہ بھی مکمل نہیں کیا جا سکا۔ 180 ارب روپے کی لاگت کا یہ منصوبہ اگلے چند روز میں اپنی مکمل پیداواری استعداد کے مطابق 1,320 میگاواٹ بجلی پیدا کرنا شروع کر دے گا۔ اس پاور پلانٹ سے 660 میگاواٹ بجلی گزشتہ ماہ سے نیشنل گرڈ میں شامل کی جا رہی ہے۔ میں یہ بتانا ضروری سمجھتی ہوں کہ اس پاور پلانٹ میں عالمی معیار کے ان تمام ماحولیاتی safeguards کو یقینی بنایا گیا ہے جو مقامی ماحول کو مضر اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔

☆ اٹھارہ ماہ کی ریکارڈ مدت میں تعمیر ہونے والا بھکھی LNG پاور پلانٹ بھی آئندہ چند ماہ میں اپنی پوری استعداد یعنی 1,180 میگاواٹ کے ساتھ نیشنل گرڈ کو بجلی فراہم کرنا شروع کر دے گا۔

☆ اس کے علاوہ بلوکی اور حویلی بہادر شاہ کے LNG پاور پلانٹ، سولر، ہائیڈرو، ونڈ پاور اور دیگر منصوبے بھی جلد ہی بجلی کی پیداوار کا آغاز کر دیں گے۔

جناب سپیکر!

44. حکومت پنجاب نے اپنے سرمائے سے قائداعظم سولر پاور پلانٹ کا منصوبہ تشکیل دے کر سولر انرجی کے شعبے میں نجی سرمایہ کاری کے لئے راہ ہموار کی تھی۔ اس منصوبے کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے قائداعظم سولر پارک میں CPEC کے ذریعے چینی سرمایہ کاری کی مدد سے مزید 300 میگاواٹ کا پاور پلانٹ تنصیب کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح ترکی کی ایک کمپنی 300 میگاواٹ کے سولر پاور پلانٹ کی تنصیب کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے بجلی کی فی یونٹ قیمت 5.15 سینٹ حاصل کی گئی ہے جو کہ فی یونٹ بجلی کی سستی ترین قیمت ہے۔

جناب سپیکر!

45. توانائی کے شعبے میں موجودہ حکومت کے یہ عظیم منصوبے اور غیر معمولی اقدامات جہاں بجلی کی طلب اور رسد میں توازن کے ضامن ہیں وہاں ان اقدامات سے بجلی کی فی یونٹ پیداوار کی لاگت میں کمی بھی آئی ہے اور مستقبل میں اس فی یونٹ لاگت میں مزید کمی کی توقع ہے جس کا فائدہ لازمی طور پر صارف کو ہو گا۔

جناب سپیکر!

46. حکومت پنجاب صنعتی شعبے کی بحالی و ترقی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں اس شعبے کے لئے 15 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب ایک جامع انڈسٹریل پالیسی بھی ترتیب دے رہی ہے تاکہ اندرونی اور بیرونی سرمایہ کاروں کو صنعتی شعبے میں سرمایہ کاری کے لئے راغب کیا جا سکے۔ ہمارا موجودہ SME سیکٹر توانائی کے بحران کے ساتھ ساتھ financing کی کمی کا بھی شکار تھا۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب PSIC کے ذریعے کریڈٹ گارنٹی سکیم کا اجراء کر رہی ہے جو SMEs کی فنانسنگ ضروریات کو پورا کرنے میں مددگار ثابت ہو گی۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس مقصد کے لئے 3 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس سکیم کے تحت تقریباً 7 ہزار SMEs کو بنکوں کے ذریعے سرمایہ فراہم کیا جائے گا جس سے صوبہ بھر میں روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔

جناب سپیکر!

47. ترقی یافتہ ممالک کی انڈسٹریل گروتھ میں ان کے جدید ترین انڈسٹریل زونز کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ قائداعظم اپیرل پارک کا عظیم الشان منصوبہ اسی حقیقت کی عکاسی کرتا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ضلع شیخوپورہ میں پندرہ سو ایکڑ اراضی پر قائم کئے جانے والے اس عالمی معیار کے منصوبے کے لئے 4 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ اس State of the Art منصوبے میں ووکیشنل ٹریننگ سنٹر، واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ اور لیبر کالونی جیسی سہولیات شامل ہیں۔ اس منصوبے کی تکمیل سے گارمنٹس انڈسٹری کو فروغ ملے گا اور عوام کو روزگار کے وسیع مواقع بھی حاصل ہوں گے۔ صنعتی شعبے میں حکومت پنجاب اسی نوعیت کے ایک اور منصوبے ''پاک چائنہ انڈسٹریل پارک'' کے قیام پر بھی غور کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!

48. حکومت پنجاب نے پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے ذریعے جس وزیراعلیٰ خود روزگار سکیم کا اجراء آج سے چند سال قبل کیا تھا، وہ انتہائی کامیابی سے جاری ہے۔ اس سکیم کے تحت اب تک 30 ارب سے زائد کے بلاسود قرضہ جات 14لاکھ 51 ہزار سے زائد افراد میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ مجھے انتہائی خوشی ہے

کہ اس سکیم سے استفادہ کرنے والوں میں 6 لاکھ 70 ہزار سے زائد خواتین بھی شامل ہیں۔ اس سکیم کی افادیت کے پیش نظر آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس مقصد کے لئے 2 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

49. دنیا کے کسی بھی معاشرے میں امن عامہ کو یقینی بنائے بغیر کسی معاشی یا معاشرتی سرگرمی کا تصور ممکن نہیں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں امن عامہ و انصاف کے لئے مجموعی طور پر تقریباً 198 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ پاکستانی معاشرے کو دہشت گردی کے ناسور سے نجات دلانے کے لئے نیشنل ایکشن پروگرام کے تحت ٹھوس اور مربوط اقدامات کے علاوہ Institutional اور قانونی ریفارمز کی گئیں۔ میں یہاں چند اقدامات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں:

- ☆ نئے قوانین کے تحت اب تک 21,196 مشتبہ افراد کو قانون کی گرفت میں لایا گیا۔
- ☆ انسداد دہشت گردی یعنی CTD ڈیپارٹمنٹ کا قیام عمل میں لایا گیا اور گزشتہ دو برس میں اس ادارے نے 2,300 سے زیادہ دہشت گردوں کو گرفتار کیا اور 207 دہشت گرد مختلف مقابلوں میں مارے گئے۔
- ☆ پنجاب ایلیٹ فورس کی مکمل Re-vamping، اس کی خصوصی تربیت، ایلیٹ پولیس ٹریننگ سکول میں توسیع اور غیر ملکیوں کی حفاظت کے لئے سپیشل پروٹیکشن یونٹ کا قیام۔
- ☆ اسلحہ لائسنسز کی کمپیوٹرائزیشن اور لائسنس ہولڈرز کی بائیومیٹرک verification کا منصوبہ۔
- ☆ پراسیکیوشن کے عمل میں کی جانے والی انقلابی ریفارمز کے نتیجے میں 586 افراد کی دہشت گردی کے کیسوں میں conviction۔
- ☆ 13,798 مدارس، 63 ہزار مساجد، 2,937 اقلیتی عبادت گاہوں اور 4,200 این جی اوز کو Geo-Tag اور ایک لاکھ سے زائد افغان مہاجرین کی بائیومیٹرک نظام سے شناخت۔

جناب سپیکر!

50. میں یہاں امن و امان کے شعبے میں شروع کئے گئے چند اہم منصوبوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔ سیف سٹی اتھارٹی کے تحت صوبائی دارالحکومت میں PPIC3 پراجیکٹ پر کام تیزی سے جاری ہے اور13

ارب 71 کروڑ روپے کی لاگت کے اس منصوبے کو آئندہ مالی سال کے اوائل میں مکمل کر لیا جائے گا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ گزشتہ برس میں نے یہ اعلان کیا تھا کہ اس منصوبے کا دائرہ کار پنجاب کے مزید 6 بڑے اضلاع تک بھی پھیلا دیا جائے گا۔ میں اس ایوان کو آگاہ کرنا چاہتی ہوں کہ راولپنڈی، گوجرانوالہ، ملتان، بہاولپور، سرگودھا اور فیصل آباد جیسے بڑے شہروں میں سیف سٹی اتھارٹی کے تحت اس منصوبے پر بھی کام کا آغاز کر دیا گیا ہے اور اسے بھی آئندہ مالی سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 45 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ حکومت پنجاب اس منصوبے کا دائرہ کار پورے پنجاب تک پھیلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر!

51. ہماری حکومت نے صدیوں پرانے تھانہ کلچر کو تبدیل کرنے کے لئے گزشتہ برسوں کے دوران بہت سے نتیجہ خیز اقدامات کئے ہیں۔ جدید سوچ اور ٹیکنالوجی کے امتزاج سے محکمہ پولیس کو نئے خطوط پر استوار کیا جا رہا ہے۔ رواں مالی سال کے دوران تھانہ کلچر کی بہتری کے لئے Front Desk متعارف کروائے گئے ہیں جہاں پر خوش اخلاق سول (Non-Police) عملہ عوام الناس کی شکایات کے ازالے کے لئے جدید ترین آئی ٹی سہولیات کے ساتھ موجود ہے۔ پچھلے سال سے اب تک تقریباً تمام تھانوں (716) کو آن لائن کیا جا چکا ہے۔ پولیس کے ہیومن ریسورس میں بہتری کے لئے بھی اقدامات کئے جا رہے ہیں تاکہ Citizen Friendly Police Culture کو فروغ دیا جا سکے۔ اسی مقصد کے لئے پولیس کے نئے یونٹس کی جن میں ایلیٹ، SPU اور ڈولفن شامل ہیں، عالمی معیار کی ٹریننگ اور تربیت کروائی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

52. یہاں میں پنجاب پولیس کی قربانیوں کا بطور خاص ذکر کرنا چاہوں گی جن کی بے مثال جانبازی نے بلاشبہ سیکورٹی اداروں اور قوم کا سر فخر سے بلند کیا۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ کیپٹن (ریٹائرڈ) احمد مبین (ڈی آئی جی پولیس)، زاہد محمود گوندل (ایس ایس پی) اور عوام، پاک فوج اور سلامتی کے اداروں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں شہداء کے درجات بلند فرمائے جن کی شہادتوں اور قربانیوں کے طفیل آج پنجاب کے عوام پرسکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ے مرے خاک و خوں سے تو نے یہ جہاں کیا ہے پیدا
صلہ شہید کیا ہے تب و تابِ جاودانہ

جناب سپیکر!

53. جدید انفراسٹرکچر پنجاب جیسے وسیع و عریض اور زرعی و صنعتی پس منظر والے صوبے کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ انفراسٹرکچر کی تعمیر و بحالی اس حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ ایک جامع حکمت عملی کے تحت صوبہ بھر میں شاہرات، پلوں اور پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انفراسٹرکچر کے بیسیوں میگا پراجیکٹ زیر تکمیل ہیں جن کو فرداً فرداً یہاں تفصیل سے بیان کرنا ممکن نہیں۔

جناب سپیکر!

54. آئندہ مالی سال کے بجٹ میں روڈ سیکٹر کے لئے 90 ارب 64 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جس سے پورے پنجاب کے روڈ نیٹ ورک کی تعمیر و بحالی اور توسیع و تزئین کی جائے گی۔ روڈ سیکٹر کے چیدہ چیدہ منصوبے درج ذیل ہیں:

- ☆ خانیوال لودھراں شاہراہ کی دورویہ تعمیر اور اس کے علاوہ چوک میتلا پر پل کی تعمیر
- ☆ مظفرگڑھ جی ڈی خان روڈ کی دو رویہ تعمیر
- ☆ حاصل پور بہاولنگر روڈ کی توسیع و تعمیر نو
- ☆ KPRRP فیز V اور VI
- ☆ دریائے چناب پر شہباز پور کے مقام پر پل کی تعمیر

جناب سپیکر!

55. حکومت پنجاب بیروزگاری کے خاتمے کے لئے ''اپنا روزگار سکیم'' کے تحت پچاس ہزار بے روزگار نوجوانوں کو گرین کیب فراہم کر چکی ہے۔ اس اقدام کی افادیت کے پیش نظر آئندہ مالی سال میں پنجاب کے بے روزگار نوجوانوں کو ''اورنج کیب سکیم'' کے تحت مزید پچاس ہزار گاڑیاں بلاسود آسان شرائط پر انتہائی شفاف طریقے سے دی جائیں گی۔ اس منصوبے پر مجموعی طور پر 35 ارب روپے کی لاگت آئے گی۔ حکومت پنجاب Interest کی مد میں اٹھنے والے تمام اخراجات کو برداشت کرے گی۔

جناب سپیکر!

56. رواں مالی سال میں حکومت پنجاب نے جنوبی پنجاب کے سب سے بڑے شہر ملتان کو 30 ارب روپے کی لاگت کے جدید ترین میٹرو سسٹم کا تحفہ پیش کیا۔ آئندہ مالی سال میں فیصل آباد میں بھی میٹرو منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا۔ اسی طرح پنجاب کے بڑے اور درمیانے شہروں میں سپیڈو بس سسٹم کا بھی مرحلہ وار اجراء کیا جا رہا ہے۔ میں یہاں لاہور میٹرو ٹرین منصوبے کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتی ہوں۔ 165 ارب روپے کی لاگت کے اورنج لائن لاہور کے منصوبے کا تقریباً 70 فیصد تعمیراتی کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ یہ منصوبہ بھی ہمارے دیگر میگا پراجیکٹس کی طرح پوری برق رفتاری سے اپنی تکمیل کی طرف رواں دواں تھا کہ عدالتی حکم کی وجہ سے حکومت کو تقریباً ایک برس پہلے اس کے بعض حصوں پر کام روکنا پڑا۔ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ عوامی فلاح کے اس منصوبے کی تکمیل میں عدالتی کارروائی کے ذریعے رکاوٹیں پیدا کرنے والوں میں ہمارے ایسے کرم فرما بھی شامل ہیں جو عوام کے ووٹوں کے طفیل اس ایوان میں تشریف فرما ہیں۔ میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتی ہوں کہ عدالتی فیصلے کی صورت میں اس منصوبے پر کام کے دوبارہ آغاز میں ایک بھی لمحہ ضائع نہیں کیا جائے گا اور منصوبے میں پہلے سے ہونے والی تاخیر کا ازالہ بھی کر لیا جائے گا۔ میں یہاں برادر ملک چین کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جس نے اس منصوبے کے لئے اپنی مالی اور تیکنیکی معاونت مہیا کی۔ آئندہ مالی سال میں اس منصوبے کے لئے چینی ایگزم بنک 94 ارب روپے کے وسائل فراہم کرے گا۔

جناب سپیکر!

57. نوجوان اس ملک کا سب سے قیمتی سرمایہ ہیں۔ حکومت پنجاب ایک طرف تو نوجوانوں کی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشنے کے لئے لیپ ٹاپ کی تقسیم، بیرون ملک مطالعاتی دورے، دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں سکالرشپ کے مواقع جیسے انقلابی اقدامات کر رہی ہے تو دوسری طرف نوجوانوں میں صحت مندانہ سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے سپورٹس سٹیڈیم، کھیل کے میدان اور جمنیزیم کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں سپورٹس اور امور نوجواناں کے لئے 8 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

58. آج سے چند سال قبل کون یہ کہہ سکتا تھا کہ پنجاب کے عوام پٹواری جیسے صدیوں پرانے فرسودہ نظام سے چھٹکارا حاصل کر سکیں گے۔ مجھے فخر ہے کہ آج پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی ایک جامع اور مربوط کمپیوٹرائزڈ نظام کے ساتھ صوبہ بھر کے عوام کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔ عوام کو دیہی اراضی کی خریدوفروخت اور ریکارڈ کے حصول کے لئے اب پٹواریوں کے در پر حاضری نہیں دینی پڑتی۔ اسی طرح حکومت پنجاب کا ایک اور انقلابی قدم ای۔خدمت مراکز کا قیام ہے جہاں پر ایک ہی چھت تلے 17 بنیادی سروسز جن میں شناختی کارڈ، ڈومیسائل، ڈرائیونگ لائسنس، کریکٹر اور برتھ سرٹیفکیٹ وغیرہ کا حصول جیسی اہم سہولیات میسر ہیں۔ آئندہ مالی سال میں ای۔خدمت مراکز پنجاب کے ہر ضلع میں قائم کر دیئے جائیں گے۔ میں یہاں E-Stamping کے مثالی منصوبے کا بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔ جس سے ایک طرف تو حکومتی وسائل میں خاطر خواہ اضافہ ہوا تو دوسری طرف جعلی اشٹام پیپر کی فروخت اور اس سے پیدا ہونے والے گھمبیر مسائل سے عوام کو چھٹکارا حاصل ہوا۔ آئندہ مالی سال میں پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں کو ایک باوقار روزگار دینے کے لئے صوبہ بھر میں 40 ای۔روزگار سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ جہاں سالانہ دس ہزار طلباء کو آن۔لائن روزگار کے حصول کی تربیت دی جائے گی۔

جناب سپیکر!

59. مسلم لیگ (ن) کی حکومت سے قبل جنوبی پنجاب کے عوام سے روا رکھے گئے سلوک سے کون واقف نہیں۔ یہ داستان جتنی طویل ہے اتنی درد ناک بھی۔ جنوبی پنجاب کے عوام کے حقوق کے نعرے پر بڑے بڑے عہدوں پر پہنچنے والے سیاستدانوں نے اقتدار کے حصول کے بعد اس خطے کے عوام کو جس طرح فراموش کیا میں اس کی تفصیل میں جانا مناسب نہیں سمجھتی۔ اس خطے کی پسماندگی کو دور کرنے اور ماضی میں لگائے گئے زخموں پر مرہم رکھنے کے لئے جو اقدامات وزیراعلیٰ پنجاب جناب محمد شہباز شریف نے اپنے گزشتہ اور موجودہ دور حکومت میں کئے ان کا اعتراف ہمارے ناقدین بھی کرنے پر مجبور ہیں۔ حکومت پنجاب کی انہی کاوشوں کے نتیجے میں وہ جنوبی پنجاب جو کبھی بنیادی سہولیات کی غیر موجودگی، انفراسٹرکچر کی تباہ حالی اور معاشی و معاشرتی زبوں حالی کا نشان تھا، آج ترقی کے سفر میں وسطی اور شمالی پنجاب کے ہم قدم دکھائی دیتا ہے۔ ملتان

میں بننے والی جدید ترین میٹرو ہو یا مظفرگڑھ کا State of the Art گورنمنٹ طیب اردگان ہسپتال، کیڈٹ کالجز، دانش سکولوں اور یونیورسٹیوں کا قیام ہو یا جنوبی پنجاب کی لاکھوں طالبات کے لئے ایک ہزار روپے ماہانہ وظیفہ، اربوں روپے مالیت کے شاہراہوں کی تعمیر کے منصوبے ہوں یا صاف پانی اور آبپاشی کے میگا پراجیکٹس، یہ سب منصوبے جنوبی پنجاب کے لئے مسلم لیگ (ن) کی پنجاب حکومت کی ترجیحاتی حکمت عملی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

جناب سپیکر!

60. پنجاب حکومت متوازن ترقی پر یقین رکھتی ہے اور نسبتاً کم ترقی یافتہ علاقوں کی ترقی کے لئے خصوصی اقدامات کو اپنا فرض سمجھتی ہے۔ چنانچہ حکومت نے صوبے میں Regional Development Program کے آغاز کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد پنجاب کے پسماندہ اضلاع میں ان کی مقامی ضروریات کے مطابق مختلف نوعیت کے منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس پروگرام کے لئے 5 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

61. جیسا کہ میں عرض کر چکی ہوں کہ وسائل سے محروم یعنی Marginalized طبقے کو زندگی کی بنیادی سہولیات کی فراہمی ہمارا مشن ہے۔ پنجاب سوشل پروٹیکشن اتھارٹی کا قیام اسی مشن کی تکمیل کے لئے عمل میں لایا گیا ہے۔ اس اتھارٹی کے تحت خصوصی افراد اور مستحق فنکاروں کے لئے خدمت کارڈ کا اجراء، بھٹوں پر کام کرنے والے 80 ہزار سے زائد معصوم محنت کشوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے وظائف خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو بھی مکمل طور پر ایک فعال ادارہ بن چکا ہے جس کا مقصد ان معصوم بچوں کو، جو کسی بھی وجہ سے معاشرے کی ستم ظریفی کا شکار ہو چکے ہیں، معاشرے کا مفید رکن بنانا ہے۔ سماجی بہبود بنیادی طور پر ایک بہت وسیع موضوع ہے۔ میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں کہ ہر وہ حکومتی قدم جس کا مقصد معاشرے کے Marginalized طبقوں کو سر اٹھا کر معاشرے کا مفید رکن بنایا جانا ہے، وہ سماجی بہبود کی تعریف میں شامل ہے۔ اس میں چاہے میٹرو بس سسٹم پر سفر کرنے والے عوام کے لئے سبسڈی ہو یا شہروں میں آٹے کی قیمت کو کمترین سطح پر رکھنے کے لئے دی جانے والی سبسڈی ہو، مزدور طبقے کے بچے اور بچیوں کے

لئے تعلیمی وظائف اور میرج گرانٹ ہو یا سستے رمضان بازاروں کا قیام ہو، یہ تمام اقدامات بنیادی طور پر معاشرے کے کم وسائل رکھنے والے طبقے کے لئے لائف لائن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مجموعی طور پر سماجی تحفظ اور Pro-poor اقدامات کے لئے رواں مالی سال میں 158 ارب روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر!

62. خواتین کی ترقی و بہبود کو یقینی بنائے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی اور کسی قوم کے تہذیب یافتہ ہونے کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے کمزور طبقات بالخصوص عورتوں، بچوں، بزرگوں اور اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتی ہے۔ خواتین کی ترقی کے لئے جو کاوشیں حکومت پنجاب نے کی ہیں میں اب ان کا مختصراً ذکر کرنا چاہوں گی۔

☆ معاشرتی تحفظ کی فراہمی کے لئے خصوصی مرکز برائے تحفظ نسواں ملتان کا قیام۔

☆ ورکنگ ویمن کے بچوں کے لئے 75 ڈے کیئر سنٹرز کا قیام۔

☆ وراثت میں حق دہی کا یقینی بنایا جانا۔

☆ پنجاب ورکنگ ویمن انڈومنٹ فنڈ کا قیام۔

☆ جامع صوبائی جینڈر پالیسی کی تشکیل۔

☆ وزیراعلیٰ خود روزگار سکیم کے تحت 6 لاکھ 70 ہزار سے زائد خواتین کو ذاتی کاروبار شروع کرنے کے لئے بلاسود چھوٹے قرضوں کی فراہمی اور

☆ خواتین کو اپنا کاروبار شروع کرنے کے لئے آٹھ شہروں میں چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری میں ویمن بزنس incubation سنٹر (WBIC) اور ''ون سٹاپ'' پلیٹ فارم کا قیام بھی حکومتی اہداف میں شامل ہے۔

جناب سپیکر!

63. حکومت پنجاب نے خصوصی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے پچھلے سال کے میزانیہ میں کئی اقدامات کا اعلان کیا تھا۔ چنانچہ اس اعلان کے مطابق ملتان میں گورنمنٹ ڈگری کالج سپیشل ایجوکیشن کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں خصوصی طالبات کے لئے سیکنڈری سکول قائم کئے جا چکے ہیں۔ متعدد سکولوں

کو اپ گریڈ کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ Inclusive Education کی حوصلہ افزائی بذریعہ خصوصی پراجیکٹ کی جا رہی ہے تا کہ سپیشل بچے عام بچوں کے سکولوں میں تعلیم حاصل کریں اور کسی بھی وجہ سے حوصلہ شکنی کا شکار نہ ہوں۔ ہسپتالوں، کام کی جگہوں اور دیگر عوامی مقامات پر سپیشل افراد کے لئے سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ حکومت سپیشل افراد کو یکساں طور پر معاشرے کے مفید شہری بنانے کے لئے پوری طرح پر عزم ہے۔

جناب سپیکر!

64. حکومت پنجاب مزدور اور محنت کش طبقے کو ان کا حق دلانے کے لئے کوشاں ہے۔ میں انتہائی خوشی سے یہ اعلان کرتی ہوں کہ حکومت پنجاب نے صوبے میں مزدوروں کی کم از کم تنخواہ پندرہ ہزار روپے مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے بعد حکومت پنجاب کے مختلف اداروں میں ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے کارکنوں کا ماہانہ معاوضہ بھی پندرہ ہزار روپے سے کم نہیں ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ لیبر قوانین کا مؤثر اطلاق، جبری مشقت کا خاتمہ، صحت مند ٹریڈ یونین سرگرمیوں کا فروغ اور تعلیمی وطبی سہولتوں میں اضافہ، ٹرانسپورٹ، شادی گرانٹ، بچوں کے لئے تعلیمی وظائف وغیرہ ہماری اولین ترجیحات میں سے ہیں۔

جناب سپیکر!

65. ہمارا یقین ہے کہ اقلیتوں کو تحفظ اور حقوق فراہم کئے بغیر کوئی بھی ریاست حقیقی معنوں میں جدید اور مہذب ریاست نہیں کہلا سکتی۔ پاکستان کا آئین بھی اس حوالے سے بڑا واضح ہے۔ حکومت پنجاب نے مالی سال 14-2013 سے اب تک مجموعی طور پر 3 ارب 42 کروڑ کی رقم اقلیتی برادری کی بہبود کے لئے مختص کی تھی۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں مزید 1 ارب 16 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس کے ذریعے اقلیتی آبادی پر مشتمل علاقوں کے لئے شہری سہولیات کی فراہمی اور اقلیتی عبادت گاہوں کی تزئین و آرائش اور قبرستانوں کی بحالی کی جائے گی۔ یہاں میں اس بات کا اعادہ کرنا چاہوں گی کہ مزید وسائل کے ذریعے پہلے سے جاری اقدامات جیسے اقلیتی طلباء و طالبات کے لئے تعلیمی وظائف کا اجراء، سرکاری ملازمتوں میں پانچ فیصد خصوصی اقلیتی کوٹہ، سستے کرسمس بازار، سکھ و ہندو برادری کے لئے مذہبی تہوار پر سہولیات، عبادت گاہوں کی سلامتی اور کسی بھی قسم کے مذہبی امتیاز سے پاک ماحول کی فراہمی کے لئے حکومت اسی تسلسل سے کام کرتی رہے گی۔

جناب سپیکر!

66. پنجاب حکومت کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ نئے ٹیکس لگانے کی بجائے ٹیکس دہندگان کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اورمحصولات کے مجموعی نظام کو بدعنوانی اور بے قاعدگیوں سے پاک کیا جائے۔ صوبے کے عوام پر ناروا بوجھ ڈالے بغیر حکومتی وصولیوں میں خاطر خواہ اضافہ کر کے ترقیاتی سرگرمیوں کے لئے اضافی فنڈز مہیا کئے جاسکیں۔ صرف ایک مثال کے طور پر میں یہاں محکمہ معدنیات کے نان ٹیکس ریونیو میں اضافے کا ذکر ضرور کرنا چاہوں گی۔ معدنیات کی نیلامی کا نظام گزشتہ کئی دہائیوں سے انتہائی بااثر مافیا کے زیر تسلط تھا جس نے اس شعبے میں لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر حکومت پنجاب کی تشکیل کی گئی حکمت عملی کے نتیجے میں صرف ایک سال کے عرصے میں نیلامیوں کی رقم جو بیشتر ازیں صرف 3 ارب روپے تھی 10 ارب روپے تک جا پہنچی۔ اس ضمن میں وزیر قانون کی سربراہی میں معدنیات کی کابینہ کمیٹی کی کاوشیں انتہائی قابل تحسین ہیں۔

جناب سپیکر!

67. میں انتہائی خوشی سے یہ اعلان کرتی ہوں کہ حکومت پنجاب نے GST on Construction Services پر سیلز ٹیکس کی شرح 16 فیصد سے گھٹا کر 5 فیصد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس سے پنجاب میں تعمیراتی صنعت مزید Grow کرے گی۔ اسی طرح حکومت پنجاب نے نئی کاروباری فرموں کے لئے ہر قسم کی رجسٹریشن فیس کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان اقدامات سے صوبہ بھر میں سرمایہ کاری کو فروغ حاصل ہو گا۔

جناب سپیکر!

68. پنجاب حکومت آئندہ مالی سال میں 25 ارب روپے مالیت کے Investment Bond جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مارکیٹ میں خریدوفروخت کے ساتھ ساتھ ان بانڈز میں اداروں اورعوام الناس کو بھی سرمایہ کاری کی اجازت ہو گی۔ ان بانڈز کے اجراء اور ان سے حاصل ہونے والی رقوم کے ترقیاتی کاموں پر خرچ ہونے سے ملک میں بچت (Savings) اور سرمایہ کاری (Investment) کو فروغ ملے گا۔

جناب سپیکر!

69. سرکاری ملازمین حکومتی مشینری کا اہم ترین ستون ہیں۔ حکومت نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ایڈہاک الاؤنس 2010 کوضم کرنے کے بعد 10 فیصد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی پنشن بھی 10 فیصد کی شرح سے بڑھائی جا رہی ہے۔ اسی طرح سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسز کا ایک جامع Review کرنے کے لئے حکومت پنجاب ایک Pay Commission کے قیام کا بھی اعلان کرتی ہے۔ یہ کمیشن تمام شعبہ جات کا جامع Review کر کے اگلے بجٹ کے لئے تنخواہوں اور الاؤنسز کے حوالے سے اپنی تجاویز حکومت کو پیش کرے گا۔

جناب سپیکر!

70. میرے لئے یہ امر باعث خوشی ہے کہ میں نے اپنی حکومت کا پانچواں اور انتہائی اہم بجٹ پیش کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ بلاشک و شبہ یہ میزانیہ اور پچھلے تمام بجٹ عوام دوست، متوازن اور ترقیاتی رہے۔ میں تہہ دل سے شکرگزار ہوں کابینہ کے اراکین کی، محکمہ خزانہ، محکمہ پی اینڈ ڈی کے افسران اور ماتحت عملہ کی جنہوں نے دن رات سخت محنت کر کے اس بجٹ کو حتمی شکل دی۔

جناب سپیکر!

71. میں یہاں پر حکومت پنجاب کی ترقیاتی حکمت عملی اور احسن حکمرانی کا حوالے دیتے ہوئے خادم پنجاب کے عزم کو سلام پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے انتھک محنت، خلوص اور درد دل کے ساتھ پنجاب کی خدمت کی نہ صرف نئی روایات قائم کیں بلکہ ان کو نئی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ انہوں نے مزدوری کرتے معصوم بچوں کے ہاتھوں میں اینٹ پتھر کی بجائے کتابیں تھما دیں۔ نوجوانوں کی آنکھوں میں نئے خواب سجا دیئے۔ طالب علموں کو روشن مستقبل کی امید دی۔ اقلیتوں کو تحفظ اور مساوات کا یقین دلایا۔ خواتین کے حقوق کے لئے خصوصی قانون سازی اور ترجیحی برتاؤ کو رواج دیا۔ تعمیر و ترقی کی نئی رفتار اور نئے معیار متعارف کروائے۔

جناب سپیکر!

72. پنجاب کی قیادت اور پنجاب کے عوام محبت اور خلوص کے دوطرفہ رشتوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ ان ناقابل شکست رشتوں کی بنیادیں خدمت کے ایک طویل سفر سے وابستہ ہیں۔ عوام کھوٹے کھرے میں تمیز کرنا

جانتے ہیں۔ انہیں اپنے محسنوں کی بھی خبر ہے اور وہ ان سیاستدانوں کے چہرے بھی اچھی طرح پہچانتے ہیں جو دھرنوں اور لاک آؤٹس کے ذریعے افراتفری اور انتشار پھیلا کر پاکستان کی ترقی کا سفر کھوٹا کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ عوام آنے والے انتخابات میں بھی اسی جوش و جذبے کے ساتھ اپنا ووٹ اندھیروں کی بجائے روشنی، پسماندگی کی بجائے ترقی، بدامنی کی بجائے امن وسکون اور آمریت کی بجائے جمہوریت کے حق میں استعمال کریں گے، جس کا مظاہرہ وہ گزشتہ انتخابات میں کر چکے ہیں۔

خدا کرے کہ مری ارض پاک پر اترے
وہ فصل گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو
یہاں جو پھول کھلے، وہ کھلا رہے برسوں
یہاں خزاں کو گزرنے کی بھی مجال نہ ہو
خدا کرے کہ مرے اک بھی ہم وطن کے لئے
حیات جرم نہ ہو، زندگی وبال نہ ہو

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمارے پاک وطن کو اپنی حفظ و امان میں رکھے!

پاکستان پائندہ باد